دین و مذہب اور کمیونزم

مولانا محفوظ الرحمٰن فیضی

مدرس جامعہ فیض عام مئو

ناشر

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

جمعیۃ منزل، بربرشاہ، سری نگر ۱۹۰۰۱

Scanned with OKEN Scanner

دین و مذہب اور کمیونزم

مولانا محفوظ الرحمٰن فیضی
مدرس جامعہ فیض عام مئو

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر
جمعیۃ منزل بربرشاہ، سری نگر۔ ۱۹۰۰۱ (کشمیر)
برائے مفت تقسیم

Scanned with OKEN Scanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک دردمندانہ گزارش

آج الحاد اور خدا فراموشی کا ایک پرفتن دور ہے روحانی اور اخلاقی قدروں کو پامال کیا جا رہا ہے۔ انسان جو اشرف المخلوق تھا ارذل المخلوق بنا ہے۔ زن، زر اور زمین کے لالچ نے انسان کو انسان کا شکاری بنا دیا ہے۔ ایٹم بموں میزائلوں اور کیمیاوی ہتھیاروں کے موجدوں نے خون انسانی کو ارزاں کر دیا ہے۔ اس پر تعجب کی بات یہ کہ یہی الحاد پسند اور سفّاک دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے یہ کہتے پھرتے ہیں کہ دنیا میں کوئی جھگڑا، نزاع اور اختلاف ہے تو وہ صرف مذہب کی وجہ سے ہے اس لئے مذہب کو دنیا سے ختم کیا جانا ضروری ہے اس مکروہ پروپیگنڈے کا سب سے بڑا ہدف ونشانہ اسلام کو بنایا جا رہا ہے اس اسلام کو جو پوری انسانیت کے لئے امن وسلامتی کا پیغامبر ہے جس اسلام کا پیغمبر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس نے اس ٹریجڈی کے علاوہ دوسری الم انگیز بات یہ ہے کہ مسلمان اپنے دین ومذہب سے بے اعتنائی برت رہا ہے۔ سنت رسول اللہ جس پر اسلام کی پوری عمارت کھڑی ہے، سے انحراف کر رہا ہے خصوصاً ہماری نئی نسل جو جدید تعلیم سے آراستہ ہو رہی ہے لادینی افکار ونظریات سے متاثر ہو کر ننگ اسلام بن رہی ہے۔ ایسے حالات میں قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کرنے کی کس درجہ ضرورت ہے محتاج بیان نہیں سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ کا قیام اسی لئے عمل میں لایا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ ایسا لٹریچر فراہم کیا جائے جو نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ پوری انسانیت کیلئے باعثِ ہدایت ورحمت ہو۔ خالق ومخلوق کے تعلقات کو استوار کر کے الحاد وزندقہ شرکیات وبدعات، ظلم وناانصافی، فحاشی وعریانی اور دوسری برائیوں کے زہر کو زائل کرنے میں مؤثر ثابت ہو۔ حق تعالیٰ شانہٗ ہمیں اس نیک مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

چیئرمین
سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر
جمعیۃ منزل، بربرشاہ
سری نگر ۱۹۰۰۰۱ کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام صرف چند ظاہری رسموں اور اٹھنے بیٹھنے کے مخصوص طریقوں کا نام نہیں بلکہ عقائد و عبادات کے ساتھ ساتھ اس کی تعلیم اخلاق و معاملات کو بھی شامل ہے۔ اس کا اپنا اچھوتا نظام مملکت ہے۔ اشتراکیت اور سرمایہ داری کی افراط و تفریط سے پاک وہ اپنا عادلانہ نظام معیشت بھی رکھتا ہے۔ وہ ایک مستقل تہذیب اور زندگی کا جامع دستور العمل ہے جس کے دائرہ سے کائنات سیاسیات اور معاشیات کا کوئی گوشہ باہر نہیں ہے۔

دین اسلام اصولی طور پر کسی ایسے نظام کی مخالفت نہیں کرتا جو اپنی بنیادوں کے لحاظ سے اسلام کے اصولوں سے متصادم نہ ہو اور بدلے ہوئے حالات میں مسلمان معاشرہ کے کسی اجتماعی مسئلے کا حل اپنے دامن میں رکھتا ہو، لیکن جہاں تک کسی ایسے نظام کا تعلق ہے جس کا اسلامی نظام حیات سے اصولی اور جوہری اختلاف ہو، اسلام اس کا بہر حال مخالف ہے۔

کمیونزم۔ جیسا کہ کمیونسٹ پروپیگنڈہ کرتے ہیں ــــ محض ایک سیاسی نظام اور معاشی اصلاح کا پروگرام ہے اور یہ انسانوں کے مذہبی معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کرتا؟ ــــ یا جیسا کہ علماء اسلام اور اہل نظر کہتے ہیں ــــ کمیونزم محض ایک سیاسی نظام نہیں بلکہ یہ مستقل تہذیب اور مرتب فلسفہ ہے۔ اس کا ایک الگ نظریۂ کائنات اور جداگانہ دستور حیات ہے، اس کی بنیاد خالص مادہ پرستی پر ہے، کمیونزم نہ صرف دین اسلام سے اصولی اور جوہری اختلاف رکھتا ہے اور اس کے بنیادی عقائد خدا کا وجود اس کی توحید اور رسالت و آخرت کا منکر ہے بلکہ وہ دین و مذہب کو اپنا حریف اور دشمن اور کمیونسٹ معاشرہ کے

قیام میں اس کو سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتا ہے، اور اس لئے مذہب کے استیصال اور اسلام کی بیخ کنی کو کمیونزم اپنی پالیسی اور پروگرام کا ایک لازمی جزو قرار دیتا ہے، چنانچہ جہاں کہیں اسے موقع ملا ہے حالات و ظروف کو پیش نظر رکھتے ہوئے، ترغیب و تحریص جبر و تشدد ملحدانہ تعلیم اور پروپیگنڈہ کے ذریعہ اسلام کی بیخ کنی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔ الغرض کمیونزم صرف ایک غیر اسلامی سیاسی نظام اور معاشی پروگرام نہیں بلکہ وہ بنیادی طور پر ایک اسلام دشمن تحریک ہے۔

زیر نظر مقالہ میں کمیونسٹ مآخذ سے یہ جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے کہ کمیونزم کے بارے میں علماء اسلام جو کچھ فرماتے ہیں وہ "مولویانہ پروپیگنڈہ" ہے یا وہی حق اور واقعی حقیقت ہے

اسلام کی بنیاد

انسانیت کی سب سے اعلیٰ قدر اور اسلام کی بنیاد خالقِ کائنات کا تصور ہے۔ یعنی یہ عقیدہ کہ زمین آسمان اور تمام موجودات کا خالق اور مالک ایک مافوق الفطری وجود یعنی خدائے تعالیٰ ہے، اسی نے انسان کو پیدا کیا اور اسی کو حق ہے کہ انسانی زندگی کے لئے احکام و ہدایات دے اور اسے صحیح راہِ عمل بتائے۔ قرآن کریم میں فرمایا گیا:

قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ (الرعد: ۱۶) — کہو اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے۔

فرمایا گیا

لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَہُمَا وَمَا تَحۡتَ الثَّرٰی (طٰہٰ: ۸) — اسی اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین پر ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کی تہ میں ہے۔

اَلَا لَہُ الۡخَلۡقُ وَالۡاَمۡرُ (الاعراف: ۵۴) — اسی کی خلق ہے اور اسی کی حکمرانی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو صحیح راہِ عمل بتانے کے لئے نبیوں اور رسولوں کو بھیجا کہ وہ اس کے بندوں تک اس کا پیغام اور اس کے احکام پہنچائیں اور لوگوں کو صراطِ مستقیم کی رہنمائی کریں، ظلم و زیادتی اور برائیوں سے روکیں اور عدل و انصاف اور نیکیوں کا حکم دیں اور اللہ کی مرضی سے انسانوں کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ کی آخری کڑی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اللہ نے آپؐ پر کتاب ہدایت کا آخری ایڈیشن قرآن کریم نازل فرمایا اور اس میں صاف صاف یہ اعلان کر دیا:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ (المائدہ : ۳)

آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔

قرآن کریم میں فرمایا گیا:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (آل عمران: ۱۹)

اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ (آل عمران : ۸۵)

اسلام کے سوا جو شخص کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو وہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔

الغرض اللہ کا وجود اس کے کائنات کا خالق و مالک ہونے اور نبیوں اور رسولوں کے برگزیدہ ہستیاں اور اللہ کا نمائندہ ہونے پر ایمان و عقیدہ رکھنا ہی مذہب ہے، یہی دین اسلام اور تمام آسمانی مذاہب کی بنیاد ہے، دین و مذہب مکر و فریب اور ڈھکوسلہ نہیں ہے وہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت اور دائمی صداقت ہے، اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق کو ادا کرنا اور ظلم و زیادتی کو مٹانا اس کا نصب العین ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

کمیونزم کی بنیاد

دین و مذہب کے برعکس کمیونزم کی بنیاد خالص مادہ پرستی پر ہے۔ اس میں انسان اور کائنات کو ایک مختلف زاویہ نگاہ سے دیکھا گیا ہے جس میں اللہ مذہب اور اخلاق وغیرہ انسانی اقدار کا کوئی مستقل اور حقیقی وجود نہیں ہے بلکہ یہ سب معاشی حالات کے تابع انسان کے وضع کردہ ہیں۔

کمیونزم نے تصور انسان کی بنیاد ڈارون کے نظریۂ ارتقاء پر رکھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ انسان جو جسمانی اور دماغی قوتوں سے بھرپور آج ہم کو نظر آرہا ہے اس کو مکمل صورت میں بنا کر کھڑا کر دینے کا کام کسی خالق (اللہ) نے نہیں کیا ہے بلکہ زندگی کے ابتدائی کیڑے پر ماحول کے مسلسل عمل نے خود ہی اس کو اس مقام تک پہنچا دیا ہے۔

کمیونزم کے نزدیک انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی دعوت حق اور ان کی رہنمائی میں اٹھنے والی تحریکوں کی نوعیت کچھ یہ نہ تھی کہ وہ اللہ کے بندوں کو اللہ کی مرضی کا علم دینا چاہتی تھیں۔ یہ بندوں تک اللہ کے پیغام پہنچانے کا مسئلہ نہ تھا بلکہ اپنے معاشی مفاد اور خود غرضانہ مقاصد کے حصول کی کوششیں تھیں، چند افراد نے اپنے ذاتی مقاصد کے حصول کے لئے وحی و رسالت کا ڈھونگ کھڑا کر لیا تھا

اسی طرح کمیونزم دین و مذہب کی اس حیثیت کو رد کرتا ہے کہ وہ انسانوں کو حق و صداقت پر قائم کرنے کی صراطِ مستقیم ہے، اس کے نزدیک مذہب مظلوم طبقات کے خلاف ظالم طبقہ کی ایک سازش ہے جو حق و صداقت اور خدا و مذہب کے نام پر شروع کی گئی ہے۔

بہرکیف کمیونزم کے نزدیک دین و مذہب رجعت پرستی، مکر و فریب غریبوں کے استحصال پہ

Scanned with OKEN Scanner

مبنی فاسد معاشی نظام کی پیداوار اور جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کا آلہ کار ہے۔ اس لئے رجعت پرستی اور سرمایہ داری کے استیصال اور اشتراکی نظام کے قیام کے لئے دین و مذہب کا استیصال اور اس کے باقیات و آثار کی بیخ کنی ازبس ضروری ہے۔

نظریاتی اور عملی طور پر اسلام اور اشتراکیت میں اختلاف کے جو گوناگوں پہلو پائے جاتے ہیں یہاں ان سب کا جائزہ لینا مقصود نہیں ہے بلکہ مذہب اور دین اسلام کے تئیں کمیونزم کے مذکورہ بالا نظریہ اور نصب العین کی کمیونسٹ ماخذ سے شہادتیں پیش کرنی مطلوب ہے، چنانچہ اب آئندہ صفحات میں کمیونزم کے اقانیم ثلاثہ، مارکس (م ۱۸۸۳ء)، اینجلز (م ۱۸۹۵ء) اور لینن (م ۱۹۲۴ء) اور دیگر اکابرین اشتراکیت کی "شہادتیں" پیش کر رہے ہیں جن میں انھوں نے دین و مذہب کے متعلق کمیونزم کے نصب العین اور اس کے ارادوں اور منصوبوں کو صاف صاف بیان کیا ہے

لیکن ان شہادتوں کو پیش کرنے سے پہلے ہم کمیونسٹ ضابطۂ اخلاق اور کمیونسٹ حکمت عملی کی ایک جھلک دکھا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

کمیونسٹ ضابطۂ اخلاق

مسٹر لینن فرماتے ہیں:

"قدیم اجتماعی نظام کی بیخ کنی اور محنت کش عوام کو یکجا کرنے کے لئے ہر چیز اخلاقاً درست ہے، ہم جب اپنے دشمنوں سے لڑیں گے تو اس لڑائی میں جھوٹ اور مکر و فریب کے ہتھیاروں کا استعمال ناگزیر ہوگا۔" (لینن، لفٹنگ کمیونزم ص ۳۹)[۱]

باکو کی بالشویک کمیونسٹ اور ینٹل کانگریس منعقدہ ۱۹۲۲ء جس کی کارروائیاں مطبوعہ

---

[۱] کمیونزم یا اسلام، نعیم صدیقی

صورت میں شائع کردی گئی تھیں، میں صاف صاف یہ اعلان کیا گیا تھا:

کوئی پروپیگنڈہ خواہ کتنا ہی ذلیل، جھوٹ اور دغا پر مشتمل ہو کمیونسٹ مقصد کے حصول کے لئے اسے برا نہیں کہا جاسکتا، اخلاق کو بالکل الگ کردینا چاہیئے، جتنا سفید جھوٹ ہوگا اتنا جلد کامیاب ہوگا (افتتاحیہ "اسٹیٹسمین"، ۷ دسمبر ۱۹۳۹ء)[۱]

کیا کسی تبصرہ کی ضرورت ہے؟

کمیونسٹ حکمت عملی

رہی کمیونسٹ حکمتِ عملی تو وہ یہ ہے۔

"بعض ملکوں مثلاً الجیریا، مصر، برما وغیرہ جہاں کسانوں اور نیم پرولتاری عناصر میں مذہبی عقائد کا اثر بہت زیادہ ہے۔ حکمتِ عملی کا تقاضا یہی ہے کہ کمیونسٹ جب سوشلسٹ تحریک کو آگے بڑھانے میں کوشاں ہوں تو کمیونزم کے اصولوں اور اسلام اور بدھ ازم کے نظریات میں تطبیق پیدا کرنے کی کوشش کریں"

(ایشیا اور شمالی امریکہ کے ملکوں میں مزدور تحریک کا مرحلہ)[۲]

"ہم مارکسی، راسخ العقیدہ ملحد ہیں، جب تک مذہبی معتقدوں اور ملحدوں کو پارٹی کے جھنڈے تلے اکٹھا کر کے مل جل کر سوشلسٹ تعمیر پر کمر بستہ نہیں کر دیا جاتا، مذہبی عقیدے کی آزادی کی پالیسی پر عمل کرنا ضروری ہے"

پیپلز ڈیلی، چین، ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۲ء[۳]

اور جب کمیونسٹ انقلاب کامیابی سے ہمکنار ہو جائے؟ —— تب دین و مذہب

۱؎ اسلام اور اشتراکیت ص۵۵ مولانا مسعود عالم ندوی رحمۃ اللہ علیہ ۲؎ مطبوعہ روس بحوالہ ماہنامہ تجلی دیوبند شمارہ جون ۶۶ء
۳؎ چین میں اسلام کا ماضی اور حال، گوپال متل

کے متعلق اصل کمیونسٹ پالیسی سامنے لانا اور اس کا بہر صورت نفاذ کرنا چاہیئے! یعنی کمیونسٹ کی مذہب اور اسلام سے مطابقت اور مذہبی آزادی کا پروپیگنڈہ مذہبی لوگوں کو دھوکہ دینے کی محض حکمتِ عملی تھی ورنہ حقیقتاً کمیونزم کو اور دین و مذہب سے لگاؤ ہے نہ اس میں مذہبی آزادی کی گنجائش ہے" بلکہ اسے تو مذہب اور اسلام سے بیر ہے، اور کامریڈ ظ. انصاری کی کتاب "کمیونسٹ اور مذہب" کے دیباچہ نگار پنڈت سندرلال کے بقول کمیونسٹ خود ایک نیا مذہب ہے، ہم ذیل میں ان دعوؤں کی شہادتیں پیش کر رہے ہیں جن کی حیثیت "گھر کی شہادتوں" کی ہے

شہادتیں

مسٹر ظ. انصاری صاحب نے جو ایک عرصہ تک سوویت روس میں رہ چکے ہیں اور عقیدتاً کمیونسٹ ہیں، اپنی کتاب "کمیونسٹ اور مذہب" پر مشہور ادیب پنڈت سندر لال سے دیباچہ لکھوایا ہے، موصوف دیباچہ میں لکھتے ہیں ؛

" اس میں شک نہیں رہ جاتا کہ اگر جین مت یا بدھ مت مذہب کہلا سکتے ہیں تو کمیونزم بھی ایک مذہب ہے اور دنیا کے بڑے بڑے مذہبوں میں سے ایک مانا جا سکتا ہے، اس پر ایک اعتراض یہ ہو سکتا ہے کہ کمیونسٹ خود اپنے کو مذہبی یا کمیونزم کو مذہب نہیں مانتے، اس کی صریح وجہ مذہب کے وہ تنگ معنیٰ ہیں جو عام مذہب کے ماننے والوں نے لفظ مذہب کو پہنا رکھا ہے " (ص ۱۲)

اور اس مذہب جدید کی بنیاد ؟ ... خدا اور مذہب اور اخلاق وغیرہ تصورات کا انکار اور خالص مادہ پرستی! چنانچہ اینجلز نے "تاریخی مادیت" کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے ؛

" اس عالم کے ارتقائی وجود میں آج کسی بادشاہ یا کسی خدا کے لئے مطلق کوئی جگہ باقی نہیں ہے اور کسی ایسی ہستی کا تصور جو اس عالم موجودات سے الگ ہو اپنے اندر ایک عظیم اصطلاحی تضاد رکھتا ہے "،

(کارل مارکس سلکٹڈ ورکس جلد دوم ص ۲۳ مطبوعہ ماسکو ۱۹۴۶ء)

ل سوشلزم ایک غیر اسلامی نظریہ ص ۲۹، مولانا وحید الدین خاں

اور لینن نے کہا:

"ہم یہ بات یقیناً کہتے ہیں کہ ہم خدا کو نہیں مانتے، ہم پوری طرح جانتے ہیں کہ پادریوں، جاگیرداروں اور بورژوا طبقہ نے خدا کا نام اس لئے استعمال کیا ہے کہ لوٹ کھسوٹ پر مبنی مفاد کی تکمیل کر سکیں۔" (لینن کی مجموعی تحریریں جلد ۳)، لہ

گورکی کے نام ایک خط میں لینن نے لکھا:

"خدا کا تصور ان خیالات کا مرکب ہے جو انسان کی لاعلمی اور اس کے دبے ہوئے ہونے کی بدولت پیدا ہوئے" (کمیونسٹ اور مذہب صفحہ ۴۰)، ۲ہ

روسی جریدہ "کمیونسٹ تازکستان"، شمارہ ۱۹ اپریل ۱۹۵۱ء میں صاف صاف تحریر ہے: "سب سے زیادہ لایعنی تصور اللہ کا تصور ہے، اللہ کا تصور صرف غیر وفادار اور عوام کو گمراہ کرنے والے لوگوں کی وجہ سے قائم ہے"، ۳ہ

مشہور ہندوستانی سوشلسٹ مفکر مسٹر ایم، این رائے نے اپنے اخبار "انڈی پنڈنٹ انڈیا" میں ایک مضمون لکھا:

"بہر حال ایک شخصی خدا کا عقیدہ ہو یا عبادت کی تاثیر، یا عالم کا مذہبی تصور یہ بالکل واضح ہے کہ ان میں سے کوئی بھی کسی طرح مارکسی نظریہ حیات اور انسانی جد و جہد سے میل نہیں کھا سکتا"

(انڈی پنڈنٹ انڈیا، ۲۲ جنوری ۱۹۳۹ء) ۴ہ

ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی نے ابھی ۱۹۶۹ء میں منعقدہ ایک کانفرنس میں درج ذیل قرارداد پاس کی ہے:

کچھ علیحدگی پسند موقع پرست مسلم گروہ موجودہ پستی کے ماحول میں مسلمانوں کو اپنے خول

لہ لامذہبی دور کا تاریخی پس منظر صفحہ ۱۲۴ مولانا محمد تقی امینی ناظم شعبۂ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ۲ہ تالیف ظ انصاری

۳ہ ہفت روزہ دعوت دہلی، شمارہ ۲، اپریل ۱۹۶۸ء ۴ہ اشتراکیت اور اسلام

کے اندر رکھنے اور خدا اور دین پر بھروسہ کرنے اور آخر میں اپنی حفاظت آپ کرنے کے خطرناک رجحان کی طرف لے جا رہے ہیں، پارٹی کو ان نظریات کی کاٹ کرتے ہوئے مسلمان عوام کو پارٹی کے ذریعہ چلائی جانے والی تحریک میں زیادہ سے زیادہ لانا ہے۔"

(کمیونسٹ پارٹی کا ترجمان "حیات" ۲۶ اگست ۷۹ء)

مارکسی کمیونسٹ پارٹی کے سکریٹری پرموداس گپتا نے مسلمانوں کے ایک وفد سے جو ندیا وغیرہ کے فسادات کے موقع پر ۲۴ جولائی ۷۹ء کو ان سے ملا تھا کہا:

"آپ لوگ خدا کے سوا کسی کو نہیں مانتے یہی سب سے بڑی فرقہ پرستی ہے، خدا کو جب تک مانا جاتا رہے گا فرقہ وارانہ ہنگامہ ہوتا رہے گا"

جب وفد نے ان سے دریافت کیا کہ ہم نے کہاں تشدد کیا ہے؟ تو وہ بلا تکلف بولے

"قربانی کرنا بھی تشدد ہے" (ہفت وار "میزان" بنگلہ[۱])

شری گوپالن نے کہا:

"مندر اسی طرح مسجد، جانے والے ہرگز مارکسی اور کمیونسٹ نہیں ہوسکتے مارکسزم اور بھگوان کی پوجا دو الگ الگ چیزیں ہیں" (سیاست جدید کانپور ۸ جولائی ۷۳ء)

بے جا نہ ہوگا اگر میں یہیں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے پولٹ بیورو کے ایک ممبر "کونستانتن چرنینکو[۲]" کی ایک کتاب "سوویت یونین میں کمیونسٹ ہونے کا کیا مطلب ہے؟" (مطبوعہ ۷۹ء شائع کردہ سوویت سفارت خانہ نئی دلی) سے ایک اقتباس نقل کروں وہ لکھتے ہیں:

"ایک عقیدے پر دوسرے (عقیدہ) کی فوقیت پر اصرار کر کے مذہب پرولتاری ایک جہتی اور لوگوں میں میل ملاپ کے فروغ میں رکاوٹ ڈالتا ہے یہی وجہ ہے کہ دہریت (دہریہ بنانے والی)

---

[۱] شمارہ ۲۹ جولائی ۷۹ء [۲] جو بعد میں روس کے صدر ہوئے

تعلیم کیمونسٹ پارٹی کے نظریاتی کام کا ایک اہم عنصر رہی ہے اور اب بھی ہے۔" ص۱۰
کیا اس اقتباس کا صاف مطلب یہ نہیں ہے کہ مسلمان اگر اس حقیقت پر اصرار کریں اور اس
کی تبلیغ کرنا چاہیں کہ مذہبِ اسلام ہر مذہب سے فائق اور بہتر ہے تو چونکہ بقول چرنینکو اس سے
میل میلاپ کے فروغ میں رکاوٹ پیدا ہوگی، اس لیے اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی بلکہ یکجہتی
پیدا کرنے کے نام پر کمیونسٹ پارٹی تمام لوگوں کو دہریہ بنا دینے کے لئے جدوجہد کرے گی۔ سوویت
یونین کے دستور کے دفعہ ۱۵۲ کا ایک فقرہ یہ ہے "مذہب کی بنیاد پر منافرت پھیلانا قطعی ممنوع ہے"
چونکہ کمیونزم کے نزدیک مذہب کی تبلیغ بھی منافرت کا باعث ہے اس لئے یہ بھی قطعی ممنوع
ہے۔ ۲ جولائی ۱۹۸۰ء کے سیاست جدید میں یہ بات نمایاں طور پر شائع ہوئی ہے: "روس کے اندر
مسجدوں اور گرجا گھروں کے باہر عبادت کرنا اور مذہب کی تبلیغ کرنا قانوناً ممنوع ہے۔"

لینن نے مارکسزم اور کمیونزم کی تشریح کرتے ہوئے کہا:

"مارکسزم مادیت کا دوسرا نام ہے، اس لئے یہ مذہب کی ایسی ہی سخت دشمن ہے جیسی
اٹھارھویں صدی کی عام مادیت یا فیورباخ کی مادیت تھی، اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش
نہیں ہے، لیکن مارکس اور انجلز کی مادیت فیورباخ اور اٹھارھویں صدی کی مادیت سے آگے
جاتی ہے، مذہب کو نیست و نابود کرنا مارکسیت کی ابجد ہے لیکن مارکسیت کی منزل یہیں ختم
نہیں ہو جاتی مارکسیت اس سے بہت آگے جاتی ہے، اس کا کہنا ہے کہ ہمیں مذہب کو نیست
و نابود کرنے کی استعداد پیدا کرنا ہے اور مادی نقطۂ نظر سے اس بات کی تشریح کی ضرورت
ہے کہ مذہب اور ایمان عوام میں کیوں مقبول ہیں۔" (لینن آن ریلیجن ص ۲۱) ۱؎

فیورباخ (۱۸۰۴ء۔۱۸۷۲ء) ایک جرمن فلسفی تھا یہ پہلے ہیگل کا پیرو تھا بعد میں

۱؎ سوشلزم ایک غیر اسلامی نظریہ ص ۲۰ و اشتراکیت و اسلام ص ۴۳

خالص مادہ پرست ہو گیا، اس کے فلسفۂ مادیت کا خلاصہ ہے "مذہبیات اور دینیات کے خلاف مستقل جہاد"[لہ] اور اس سے آگے جاتی ہے مارکس وانیجلز کی مادیت۔

کامریڈ ام، ان رائے، نے کمیونزم کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

"سوشلزم کا فلسفہ مادیت ہے جو مذہب کو پس پشت ڈال دیتی ہے اور روحانیت کو تسلیم نہیں کرتی، دوسرے لفظوں میں زندگی اور مخلوقات کے مذہبی نظریہ کی تردید کرتی ہے۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ مارکسی فلسفہ میں انسان کسی قدرتی طاقت کے ہاتھ میں آلۂ کار نہیں ہے۔ انسان اس دنیا کا جس میں وہ رہتا ہے خود خالق ہے، انسان سوسائٹی کا خالق ہے"۔

(دی انڈی پنڈنٹ انڈیا، ۲۲ جنوری ۱۹۳۹ء)[۵۲]

نوجوان کمیونسٹ لیگ کی تیسری کل روس کانگریس منعقدہ اکتوبر ۱۹۲۰ء میں لینن نے اس الزام کا جواب دیتے ہوئے کہ "کمیونسٹ اخلاق کو نہیں مانتے"، کہا:

ہم کن معنوں میں فلسفۂ اخلاق اور اخلاقی ضابطوں کا انکار کرتے ہیں؟ ..... ہم ان اخلاقی ضابطوں کا انکار کرتے ہیں۔ جن کی تبلیغ بورژوا طبقہ کی طرف سے کی جاتی ہے اور جو خدا کے احکام سے مستنبط ہوتے ہیں، یقیناً ہم خدا کو نہیں مانتے ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ارباب کلیسا زمیندار اور بورژوا سب اللہ کے نام پر بولنے کا دعویٰ کرتے ہیں تاکہ اپنے غاصبانہ حقوق کی حفاظت کریں، ہم ایسے تمام اخلاقی ضابطوں کے منکر ہیں جو انسان کے ماورا کسی مافوق ہستی (خدا) سے اخذ کئے گئے ہوں، یا طبقاتی تصور پر مبنی نہ ہوں، ہم کہتے ہیں یہ ایک دھوکہ ہے فریب ہے، زمینداروں اور سرمایہ داروں کے مفاد کے لیے مزدوروں اور کسانوں کی فکر پر پردہ ڈالنا ہے، ہم کہتے ہیں ہمارا اخلاق تمام تر پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد کے تابع ہے، ہمارے اخلاقی اصول کا ماخذ پرولتاریہ

لہ لامذہبی دور کا تاریخی پس منظر صہ ۱۱۰ ۵۲ اشتراکیت اور اسلام صہ ۲۹

Scanned with OKEN Scanner

کی طبقاتی جدوجہد کا مفاد ہے۔ پرانا سماج سرمایہ داروں اور زمینداروں کی طرف سے مزدوروں اور کسانوں کی لوٹ پر قائم ہے ہمیں اس کو تباہ کرنا ہے، اس کا تختہ الٹنا ہے، مگر اس کے لئے ہمیں اتحاد کی ضرورت ہے، خدا اس قسم کا اتحاد پیدا نہیں کر سکتا، اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ وہ ضابطہ اخلاق جو انسانی سماج کے باہر سے لیا گیا ہو ہمارے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتا یہ ایک ڈھونگ ہے ہمارا ضابطۂ اخلاق پرولتاری طبقاتی جدوجہد کے تابع ہے۔

(ریلیجن ص ۸۰،۷۸ لینن سلکٹڈ ورکس جلد دوم ص ۶۶۶، ۶۶۸)[1]

کامریڈ ظ۔ انصاری کی کتاب "کمیونسٹ اور مذہب" کے دیباچہ نگار پنڈت سندر لال تحریر فرماتے ہیں:

"کمیونسٹ اور مذہب میں ایک بڑا فرق بتایا جا سکتا ہے وہ یہ کہ دنیا کے تمام اصلاحی مذاہب کسی نہ کسی طرح روحانی زندگی یا روحانیت کے قائل ہیں وہ موت کے بعد انسان کی انفرادی زندگی کا خاتمہ نہیں مانتے جبکہ کمیونزم موت کے بعد کسی زندگی کا قائل نہیں ہے، نہ روحانیت اور نہ روحانی زندگی جیسی کسی چیز کو مانتا ہے۔" (ص ۱۲)

لینن فرماتے ہیں:

"مذہب ان روحانی مصیبتوں کی ایک قسم ہے جو دوسروں کے آرام کی خاطر محنت مزدوری کرنے والے فاقہ کش غریبوں پر چھائی رہتی ہے مظلوم جب ظالم کے خلاف جدوجہد میں ناکامی کا منہ دیکھتا ہے تو خواہ مخواہ اس کے دل و دماغ میں موت کے بعد ایک دوسری زندگی کا تخیل نشو و نما پانے لگتا ہے، مذہب ان تمام غریبوں اور محنت کش عوام کو جو اس دنیا میں تکلیف کی زندگی بسر کرتے ہیں قناعت اور صبر کی تعلیم دیتا ہے اور جنت میں انعام و اکرام کے وعدے دلا دلا کر ان کی تسکین و تسلی کرنا چاہتا ہے، وہ جو دوسروں کی محنت پر گل چھرے اڑاتے

---

[1] مطبوعہ ماسکو ۱۹۴۷ء، اشتراکیت اور اسلام ص ۵۲، ۵۳ و سوشلزم ایک غیر اسلامی نظریہ ص ۲۰، ۲۱

ہیں تو انھیں یہ سخاوت و خیرات کی تلقین کرتا ہے، اس طرح پر ظلم و تعدی کے جواز کی ایک صورت نکل آتی ہے اور ساتھ ساتھ جنت کا سستا ٹکٹ بھی مل جاتا ہے۔" (ریلیجن، لینن ص ۱۱، ۱۲)[۱]

دراصل دین و مذہب اور اخلاق تو مافوق ہستی خدائے برتر کی نازل کردہ تعلیمات و ہدایات کا نام ہے لیکن کیمونزم کے نزدیک تو خدا کا تصور ہی لایعنی اور محض فریب ہے، پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ دین و مذہب وغیرہ تصورات کیونکر پیدا ہوئے؟ ان کی بنیاد کیا ہے؟ مارکس جواب دیتا ہے:

اگر کسی ملک کے آئین و قوانین اور مذہبی تخیلات کی بابت معلوم کرنا ہو کہ وہ کیونکر پیدا ہوئے تو اس ملک کی اقتصادی تاریخ پر نظر ڈالنی چاہیے کیونکہ زمانہ کے اقتصادی حالات ہی ان خیالات کا سرچشمہ ہوتے ہیں۔" (کیپیٹل ص ۳۸)

اینجلز نے مارکس کی قبر پر تقریر کرتے ہوئے کہا تھا:

"طریق پیداوار ہی وہ اصل بنیاد ہے جس پر سماجی زندگی تعمیر ہوتی ہے یہی وہ اساس ہے جس پر ریاستی ادارے، قانونی تصورات، علوم و فنون اور مذہبی معتقدات کی عمارتیں اٹھائی جاتی ہیں۔" (کارل مارکس سلکٹڈ ورکس جلد اوّل ص ۱۲)[۲]

اینجلز نے اپنی کتاب "اینٹی ڈیورنگ" میں دائمی صداقت کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے لکھا ہے:

"ہم ایسی ہر کوشش کی تردید کرتے ہیں جس کا مقصد ہمارے اوپر کسی بھی اخلاقی عقیدہ کو دائمی صداقت کے طور پر مسلط کرنا ہو، ہمارا دعویٰ ہے کہ تمام اخلاقی نظریئے اپنے آخری تجزیہ میں وقت کے اقتصادی حالات کی پیداوار ہیں۔" (ص ۱۳۱ مطبوعہ ماسکو ۱۹۵۴ء)[۳]

مارکسی عقیدہ کے مطابق انسانی سوسائٹی کی نشو و نما میں ہمیشہ ایک ہی خیال کارفرما رہا ہے، وہ یہ کہ اولین مادی ضروریاتِ زندگی کس طرح حاصل کی جائیں اور کسب معاش کا تحفظ

---

[۱] اشتراکیت اور اسلام ص ۴۷ [۲] مارکسزم تاریخ جس کو رد کر چکی ص ۲ [۳] سوشلزم ایک غیر اسلامی نظریہ ص ۲۰

کیونکر ہوسکتا ہے اس کی سبیل اس طرح نکالی گئی:

"آئین، حکومت و قوانین معاشرت کی پابندیاں عائد کی گئیں لیکن انسانی خصلت ہے کہ قانونی پابندیاں ناگوار گزرتی ہیں اس لئے فلسفہ کی منطق اور مذہبی احترام کی ضرورت پیش آئی، اس طرح آئین حکومت، طرز معاشرت، فلسفہ اور مذہب ان سب کی تہ میں اقتصادی ضروریات کا راز مخفی ہے" (انقلاب روس ص۶۸)

الغرض مذہب اور اخلاق وغیرہ انسانی اقدار کا کمیونزم کے نزدیک نہ حقیقی وجود ہے نہ وہ کوئی مستقل صداقت ہیں بلکہ یہ سب معاشی حالات کی پیداوار ہیں مزدوروں اور کسانوں کی فکر پر پردہ ڈالنے اور سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کے مفادات کا تحفظ کرنے کے لئے ڈھونگ رچائے گئے ہیں، چنانچہ مارکس اور اینجلز کے کمیونسٹ مینی فیسٹو میں صاف صاف تحریر ہے:

"قانون، اخلاق اور مذہب سب بورژوا کی فریب کاری ہے جس کی آڑ میں بہت سے مفادات چھپے ہوتے ہیں" (کمیونسٹ مینی فیسٹو[1])

کامریڈ ظ۔ انصاری صاحب فرماتے ہیں کہ مذہب جہالت کی پیداوار ہے، تحریر فرماتے ہیں:

"اور فطرت کی طاقتوں کو اپنے رخ پر لانے کے لئے دو شاخیں کھل گئیں، ایک کی بنیاد علم تھا دوسرے کی بنیاد لاعلمی...... پہلی شاخ میں سائنس کا پھل آیا اور دوسری میں مذہب کا" (کمیونسٹ اور مذہب، ص۵)

کمیونزم کے نزدیک جب مذہب کی حیثیت یہی ہے تو اس کا رویہ مذہب کے

---

[1] سوشلزم ایک غیر اسلامی نظریہ

ساتھ کیا ہوگا؟.... معلوم! مذہب پر تنقید اس کے خلاف زوردار پروپیگنڈہ اور اس کو نیست ونابود کر دینے اور لوگوں کو لا مذہب بنا دینے کی جدوجہد کے علاوہ کمیونزم کی اور کیا مہم ہو سکتی ہے؟ چنانچہ مارکس نے ہدایت کی ہے:

"مذہب کی تنقید سب تنقیدوں کی جڑ ہے"۔ (ریلیجن لینن ص۱۱[1])

۱۸۷۵ء میں سوشلسٹ لیبر پارٹی نے اپنے گوتھا پروگرام میں مذہب کو ایک ذاتی معاملہ قرار دیا تھا، مارکس نے اس پر تنقید کرتے ہوئے لکھا:

"مزدور کسان کو اس سے آگے قدم بڑھا کر انسانی ذہن وضمیر کو مذہب کے پنجۂ اقتدار سے آزاد کرنے کی سعی کرنی چاہیئے"۔ (مارکسزم تاریخ جس کو رد کر چکی ص۶۴)

مارکس کی طرح لینن نے بھی مذہب کو نجی معاملہ قرار دینے اور اس سے تعرض نہ کرنے کی پالیسی کی سخت مخالفت کرتے ہوئے ہدایت کی:

پرولتاری سوشلسٹ پارٹی کے لئے مذہب خانگی معاملہ کی حیثیت نہیں رکھتا، ہماری پارٹی طبقاتی شعور رکھتی ہے اور مزدوروں کی آزادی کے لئے جدوجہد کرتی ہے، ایسی پارٹی مذہبی معتقدات کی پیدا کردہ جہالت سے غفلت نہیں برت سکتی اور نہ اسے غفلت برتنا چاہیے، ہماری پارٹی کا ایک بنیادی مقصد مزدور کی مذہبی فریب خوردگی کو دور کرنا بھی ہے"۔ (ریلیجن، لینن ص۱۵[2])

کمیونسٹ تحریک کی چھٹی عالمگیر کانفرنس (۱۹۲۸ء) میں یہ پروگرام بنایا گیا اور دنیا کے کمیونسٹوں کو ہدایت کی گئی:

"مذہب کے خلاف جہاد کرنا تہذیبی انقلاب کا اہم حصہ ہے، یہ مہم مسلسل اور مرتب

---

[1] اشتراکیت اور اسلام ص۴۳، [2] ایضاً ص۴۳، ۴۴

طور پر جاری رکھنا چاہیئے " در ریلیجن جلد ۸، [1]

مارکس اینڈ اینجلز، آن ریلیجن مطبوعہ ماسکو ۱۹۵۷ء میں صاف طور پر تحریر ہے:

" کمیونسٹ پارٹی مذہبی نقطۂ نظر، جو انسانی ضمیر کو پراگندہ کرتا ہے، عالم جمود میں اسے غرق کر دیتا ہے اور اس کی تخلیقی استعداد عمل اور پیش قدمی کو پابہ زنجیر کر دیتا ہے، کے خلاف نظریاتی جد وجہد کو اپنا قطعی فرض تصور کرتی ہے۔" [2]

سوویت یونین کی آئین کی دفعہ ۵۲ کا ایک فقرہ یہ ہے "لامذہبیت کے پرچار کے حق کی ضمانت حاصل ہے"..... لیکن مذہبیت کے پرچار کی ضمانت تو درکنار اجازت بھی نہیں ہے، چنانچہ ۱۰ نومبر ۱۹۵۴ء کو سوویت کمیونسٹ پارٹی کی جنرل کمیٹی نے جو فرمان جاری کیا تھا اس میں صاف طور پر تحریر ہے:

۱۔ " مذہبی طبقہ کی طرف سے اپنے عقائد وشعائر کی تبلیغ کا سخت نوٹس لیا جائے گا اور اس کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔"

۲۔ جب تک اشتراکی مادی سوویت معاشرہ قائم ہے مذہب کے خلاف جنگ قائم رہے گی۔ [3]

ماسکو ریڈیو سے ۱۲ فروری ۱۹۵۷ء کے ایک نشریہ میں نوجوانوں کو یہ ہدایت دی گئی:

مذہبی تصورات ہماری زندگی کے ڈھانچے کے قطعی منافی ہیں نوجوانوں کو چاہیئے کہ ان کے پھیلاؤ کو روکیں اور مذہب کو ختم کریں، یہ بات افسوسناک ہے کہ نوجوانوں کی تنظیمیں اس اہم کام کی طرف پوری توجہ نہیں دے رہی ہیں یہ تساہلی ملکی مفاد کے بالکل

---

[1] اشتراکیت اور اسلام ص۱۴۱ [2] ماہنامہ برہان، دہلی، مارچ ۱۹۸۰ء [3] دعوت ہفت روزہ، دہلی، ۲۰ اپریل ۱۹۸۱ء

منافی ہے (الجمعیۃ سنڈے ایڈیشن، ۲۵ر فروری ۱۹۵۶ء)

ممکن ہے کوئی بر خود غلط شخص، سادہ لوح اور ناواقف عوام کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرے کہ مذکورہ اقتباسات میں مذہب کے متعلق کمیونزم کے جس نظریہ اور رویہ کا بار بار ذکر آیا ہے وہ مذہب اسلام کے بارے میں نہیں ہے، اسلام اور کمیونزم میں تو مطابقت ہے حالانکہ یہ تاثر قطعی غلط اور گمراہ کن ہے، کمیونزم نے بشمول اسلام مطلق مذہب کو نشانہ بنایا ہے، نیز کمیونزم نے جب خدا کے تصور ہی کو رد کر دیا ہے تو اس کے اسلام کے ساتھ کسی مطابقت کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے........ ہم ذیل میں کچھ ایسی شہادتیں پیش کر رہے ہیں جن میں خاص مذہب اسلام کے بارے میں کمیونزم کے نصب العین کو صاف صاف بیان کیا گیا ہے۔

والیٹر کولز نے اپنی کتاب "مذہب کے بارے میں سوویت نظریات" میں لکھا ہے:

"اسلام ایک غیر سائنسی رجعت پسند عالمی مذہب ہے جو لینن اور مارکس کے سائنسی نظریات سے کوئی مس نہیں رکھتا ہے، اسلام بجائی اور حیات انگیز نقطۂ نظر کا مخالف ہے، سوویت عوام کے مفادات اس کے ذریعہ کبھی حاصل نہیں ہو سکتے..... محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک تاریخی مفروضہ ہے........ قرآن اجتماعی تخلیقی کارناموں کا نتیجہ ہے، قرآن خالصتاً استحصالی قوتوں کے مفاد میں ضبط تحریر میں لایا گیا ہے"۔

(کلیموچ کا ایڈیشن)[1]

"سوویت سیاسی لغت" میں اسلام کی تعریف ان لفظوں میں کی گئی ہے:

اسلام سیاسی اور معاشی غلامی، عورتوں اور مردوں کی غلامی، کثرتِ ازدواج یا

---

[1] "ایشیا"، لاہور، ۲ر مارچ ۱۹۶۹ء

عیاشی نیز سامراجیت کے بقاء کا نظام ہے۔ روس میں شریعت اسلامیہ کا خاتمہ کردیا گیا ہے۔" (سوویت پولیٹیکل ڈکشنری مطبوعہ ۱۹۴۰ء)[1]

"اسلام موجودہ دور کے سامراج کا خادم ہے، اسلام کے اصول و نظریات سوویت طرز حیات سے ٹکراتے ہیں اسلام اور قرآن انسانوں کو ان کے فطری حقوق دینے کے مخالف ہیں" (قزل ازبکستان، ۴ اپریل و ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۴ء)[2]

"اسلام کی تعلیمات اور اس کا تاریخی کردار اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ اسلام کے اخلاقی مطالبوں کا حقیقی انسانیت دوستی، اخوت اور بھائی چارے کے اصولوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔" (سوویت نظریاتی جریدہ "سائنس اور مذہب اکتوبر ۱۹۶۵ء)

"کمیونزم کے تصورات اسلام کی تکذیب کرتے ہیں اور ان میں اور قرآن کے ادعائی نظریات میں کوئی مطابقت نہیں ہے" (نظریہ اسلام کا مقابلہ کیسے کیا جائے، از ایس ایم گڈزیو، مطبوعہ ماسکو ۱۹۶۳ء)

"مارکسزم اور لینن ازم اور اسلامی تعلیمات بنیادی طور پر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔" (سوویت نظریاتی جریدہ "سیاسی خود تعلیمی" اکتوبر ۱۹۶۹ء)

سوویت نظریاتی جریدہ "مسائل فلسفہ" شمارہ دسمبر ۱۹۶۶ء کے ایک مضمون "اسلام کے مطالعہ پر مزید توجہ" کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:

"سوویت روس کے سائنس اکیڈمی کے دارالفلسفہ میں ۱۹۶۴ء تک الحاد کا جو شعبہ قائم تھا وہ اسلام کے باقیات کو ختم کردینے کے فریضہ میں ناکام رہا کیونکہ اسٹاف میں اسلامیات کے ماہر نہیں تھے۔"

---

[1] تعمیر حیات، لکھنؤ، ۱۰ مارچ ۱۹۸۰ء۔ [2] ہفت روزہ دعوت دہلی، ۲۷ اپریل ۱۹۸۰ء

"کسی واحد ارتباطی مرکز کے فقدان کا اس سائنٹفک ملحدانہ پروپیگنڈہ اور سائنسی کام کی تنظیم پر بڑا اثر پڑا ہے، جس کا مقصد روس میں اسلام کی باقیات کو فنا کرنا ہے۔"

"دوسری اہم بات یہ ہے کہ فوجی جمہوریتوں کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں سائنٹفک الحاد کے مخصوص شعبے قائم کئے جائیں تاکہ ملحدانہ پروپیگنڈہ کے کام سے دلچسپی رکھنے والے ذہین طلبہ کو منتخب کر کے انھیں اسلام کے خلاف ملحدانہ پروپیگنڈہ کی تربیت دی جائے۔"

"۱۹۶۳ء میں روسی زبان میں قرآن کی اشاعت تحقیقی ملحدانہ کام کے سلسلہ میں ایک اچھا اقدام تھا۔"[1]

"بہت سے آدرش وادی علماء یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام کی تعلیمات کمیونسٹ تعلیمات کے مطابق ہیں، سوویت ماہرین کو چاہیے کہ اصلی اسلامیات کی مدح سرائی کرنے والے آدرش وادی علماء اور فرسودہ تصور کو پوری طرح بے نقاب کریں۔" (ایشیا اور امریکہ کے ملکوں میں مزدور تحریک کا مرحلہ، مطبوعہ روس)[2]

سیاست جدید کانپور کے ۷، اگست ۱۹۷۵ء میں یہ خبر شائع ہوئی تھی:

"ماسکو ۵ اگست، سوویت ترکمانستان کے عاشق آباد ریڈیو نے مذہب کے خلاف وسیع پیمانے پر مہم تیز کرنے اور واضح طور پر مسلم دشمن سرگرمیوں پر زور دیا ہے حال ہی میں حکومت نے اس علاقہ میں جو روایتی طور پر مسلم علاقہ ہے، مذہب کے خلاف پروپیگنڈہ تیز کر دینے کے احکام جاری کئے ہیں، یہ احکام گزشتہ کل روس کمیونسٹ کانگریس کے اس فیصلہ کے عین مطابق ہے کہ روس بھر میں اس قسم کی سرگرمیاں تیز

---

[1] ماہنامہ تجلی دیوبند اپریل ۱۹۶۷ء [2] ایضاً شمارہ جون ۱۹۷۰ء

کردی جائیں، چنانچہ اس سلسلہ میں وسیع پیمانے پر کام ہو رہا ہے رِی پبلکن سوسائٹی جس کے ذمہ یہ کام کیا گیا ہے مذہب کے خلاف جو لکچر دے رہی ہے ان میں گزشتہ برس ۳۶۴ لکچر دیئے تھے جب کہ سال رواں کی سہ ماہی میں ایک ہزار سے بھی زیادہ لکچر دیئے گئے ہیں۔"

کمیونزم کی مذہب اور اسلام دشمنی پالیسی اور مہم کا خاکہ تو آپ نے دیکھ لیا اب ذرا ضبط سے کام لے کر حوصلہ افزا نتیجہ کی بھی ایک جھلک دیکھ لیجیے:

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے پولٹ بیورو کے ایک اہم رکن "کونستانتن چرنینکو" اپنی کتاب جس کا ذکر پہلے بھی گزر چکا ہے، یعنی "سوویت یونین میں کمیونسٹ ہونے کا کیا مطلب ہے" میں لکھتے ہیں:

سوویت عہد حکومت میں سائنس کی ترقی نیز مادی اور تہذیبی معیاروں کے بلند ہونے کے ساتھ ساتھ دہریتی نظریات سوویت عوام کی فکر و عمل میں مشعل راہ بنتے گئے اور مذہب کے ماننے والوں کی تعداد خاصی کم ہوگئی، یہ سماج کی زندگی میں بنیادی سوشلسٹ تغیر و تبدل کا اور کمیونسٹ پارٹی کی تعلیمی سرگرمی کا نتیجہ ہے۔" (ص ۱۰۱)

بارہواں باب، پارٹی اور مذہب[1]

سوویت پولیٹیکل ڈکشنری، مطبوعہ ۱۹۷۰ء کے حوالہ سے یہ اقتباس گزر چکا ہے "روس میں شریعت اسلامیہ کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔"

"سوویت یونین کے اندر سوشلزم کی فتح یابی اور لوٹ کھسوٹ کرنے والے طبقات کے خاتمہ کے نتیجہ میں اسلام کی اجتماعی جڑیں کاٹی جا چکی ہیں۔"

---

[1] شائع کردہ سوویت سفارت خانہ نئی دلی ۱۹۷۹ء

(سوویت یونین انسائیکلوپیڈیا ۱۹۵۳ء جلد ۱۸)[۱]

مسٹر ایم، آر، مسانی جنہوں نے دو بار روس کا دورہ کیا تھا (۱۹۲۷ء و ۱۹۳۶ء) جمہوریہ آذربائیجان کے ایک ممتاز کمیونسٹ آفیسر سے اپنی گفتگو نقل کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"میں نے دریافت کیا، کامریڈ، اب کچھ اپنی مخالف الوہیت (مخالف خدا) تحریک کے بارے میں سنائیے، میں خود بھی آزاد خیال ہوں اس لئے مجھے خاص طور پر دلچسپی ہے"! جواب ملا:

ہم نے یورپین روس کی طرح یہاں (آذربائیجان میں جو تمام تر مسلم آبادی والی ریاست تھی) مذہب کے خلاف دھواں دھار تحریک نہیں چلائی، سرمایہ داری کی طرح مذہب کو بیک جنبش قلم ختم نہیں کیا جا سکتا۔ ہماری پالیسی بہت محتاط رہی ہے، توہم پرستی کے خلاف سائنٹفک نقطۂ نگاہ پیدا کرنے کے لئے ہم نے زیادہ تر تعلیم پر اعتماد کیا ہے۔ نتیجہ بہت حوصلہ افزا ہے نوجوان بالکلیہ لامذہب ہیں"!

(سوویت سائڈ لائٹس م ۱۹۳۶ء)[۲]

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

"دہریت (دہریہ اور لامذہب بنانے والی) تعلیم کمیونسٹ پارٹی کے نظریاتی کام کا ایک اہم عنصر رہی ہے اور اب بھی ہے" (چرنینکو)

ان واضح اور دوٹوک اعلانات کے باوجود یہ سمجھنا کہ کمیونزم اپنے دائرہ اختیار و اقتدار میں مذہب کے اندر نہ کوئی مداخلت کرتا ہے نہ کرے گا اور لوگوں کو دہریہ بنانے پر نہ کوئی توجہ دیتا ہے نہ دے گا، نری خوش فہمی نہیں تو اور کیا ہے؟

---

[۱] ہفت روزہ دعوت، دہلی، ۲۰ اپریل ۱۹۸۰ء [۲] اشتراکیت اور اسلام ص ۴۸

کمیونزم،وسائل پیداوار اور ذرائع نشر واشاعت کی طرح ذرائع تعلیم کو بھی سرکاری تحویل میں رکھتا ہے،یہی وجہ ہے کہ "روس میں پرائیویٹ کالجوں اور خیراتی اسکولوں کا سرے سے کوئی وجود نہیں ہے، تمام اسکول - پرائمری سے لے کر ثانوی اور اعلیٰ تعلیم تک سرکاری ہیں[۱]......اور ان اسکولوں میں مذہبی تعلیم نہیں دی جاتی ہے[۲]"بلکہ مذکورہ پالیسی کے تحت نصاب میں بچوں کو دہریت تعلیم دینے اور لامذہب بنا دینے پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔"اور ابتدائی اور ثانوی درجوں تک تعلیم لازمی اور جبری ہے[۳]"

اب صاف ظاہر ہے کہ ان اسکولوں میں پڑھنے والے بچے بالکلیہ لامذہب نہیں تو اور کیا ہوں گے، اللہ اور مذہب کے بارے میں وہ کیا جانیں گے؟

مصر کے ایک اخبار "الیوم" ۵۵ء میں ایک مصری اخبار نویس کا ایک مکتوب شائع ہوا تھا جو انھوں نے سیاحت روس کے دوران لکھا تھا، وہ لکھتے ہیں:

میں نے ایک لڑکی سے سوال کیا "کیا تم اللہ کو مانتی ہو"؟ تو اس نے کہا میں نے بچپن میں اپنے اسکول میں مارکس اور لینن کی تھیوریاں پڑھی ہیں اس حالت میں میرا ایمان اللہ پر کیونکر ہو سکتا ہے"۔

اسی طرح انھوں نے تاشقند کے قائم مقام وزیر خارجہ سے سوال کیا "کیا آپ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں؟" انھوں نے جواب دیا "میرا ایمان کمیونسٹ پارٹی پر ہے، اللہ پر نہیں" (الجمعیۃ سنڈے ایڈیشن، ۲۳ر اکتوبر ۱۹۵۵ء)

ایک طرف لوگوں کو ملحد بنانے پر یہ زور اور خصوصی توجہ، لامذہبیت کے پرچار کی

۱؎ سوویت لینڈ کتابچہ سوویت یونین کا آئین کیا ضمانتیں فراہم کرتا ہے ص۲۳ مطبوعہ ۶۸ء

۲؎ ایضاً ص۲۲ ۳؎ ایضاً ص۳۱

قانونی ضمانت، سرکاری سرپرستی میں تعلیم، ریڈیو اور دوسرے تمام ذرائع کا بے پناہ استعمال، اور دوسری طرف مذہب کی تعلیم و تبلیغ کی نام نہاد آزادی کا حالِ زار خود مسٹر چرنینکو ہی کی زبان سے سنئے:

"سوویت قانون بچوں کو مذہبی تعلیم کی ممانعت نہیں کرتا لیکن یہ تعلیم نجی طور پر یعنی خاندان کے اندر اور والدین ہی دے سکتے ہیں"

(سوویت یونین میں کمیونسٹ ہونے کا کیا مطلب ہے؟ ص ۱۴۰، شائع کردہ سوویت سفارت خانہ نئی دہلی، ۱۹۷۹ء)

کیا اس عبارت کا مطلب اس کے سوا کچھ اور ہوسکتا ہے؟ کہ "روس میں مذہبی تعلیم کے لئے آزاد درسگاہیں قائم کرنے اور ان میں آزادانہ مذہبی تعلیم دینے کی اجازت نہیں ہے"، نیز والدین کے پاس کام اور محنت کے بعد اور بچوں کے پاس اسکول کی تعلیم کے بعد کہاں اور کتنا وقت ملے گا؟ پھر روس میں عموماً بچے والدین سے الگ کودکستانوں میں پرورش پاتے ہیں۔

۱۰ نومبر ۱۹۵۴ء کو سوویت کمیونسٹ پارٹی کی سینٹرل کمیٹی نے جو فرمان جاری کیا تھا اس میں صاف طور پر تحریر ہے:

"مذہبی طبقہ کی طرف سے اپنے عقائد و شعائر کی تبلیغ کا سخت نوٹس لیا جائے گا اور اس کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی"[1]

یہ ہے سوویت یونین میں مذہبی آزادی کی حقیقت، یہ کسی سامراجی نیوز ایجنسی کا انکشاف نہیں ہے بلکہ یہ تو خالص روسی کمیونسٹ ذرائع کی اطلاع ہے۔

---

[1] ہفت روزہ دعوت دہلی، ۲۷ اپریل ۱۹۸۰ء

Scanned with OKEN Scanner

اس واقعی حقیقت کی روشنی میں ناظرین بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ کمیونسٹ دستور میں مذہبی آزادی کی خوشنما دفعات اور کمیونسٹ لیڈروں کے اس پروپیگنڈے کی کہ روس اور دوسرے کمیونسٹ ملکوں میں ہر طرح کی مذہبی آزادی حاصل ہے، کیا حقیقت ہے..... ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور

کمیونسٹ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ علماء نے ہمیشہ انتہائی ناسازگار حالات میں بھی دین کی شمع روشن رکھی ہے اور مسلمانوں میں حریت پسندی اور اسلامی حمیت کے جذبات میں گرمی پیدا کرتے رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کمیونسٹ برسر اقتدار آنے کے بعد علماء کو سب سے پہلے ظلم وستم کا نشانہ بناتے ہیں افغانستان میں علماء کا قتلِ عام اس کی تازہ مثال ہے، علماء کا وجود ختم کرنے کے ساتھ کمیونسٹ حکمراں مساجد اور مدارس کو ختم کرنے میں بھی بڑی مستعدی دکھاتے ہیں کیونکہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ ادارے ختم یا نہ ہونے کے برابر کر دیئے گئے تو نئی نسلوں میں دینی تعلیمات منتقل نہیں ہو سکیں گی اور الحادی نظریات ان کے ذہنوں پر بآسانی غلبہ حاصل کر سکیں گے۔

۱۹۵۵ء میں پاکستان کے ایک وفد نے سوویت یونین کا دورہ کیا تھا ارکان وفد میں راغب احسن، ایم، اے بھی شامل تھے انھوں نے اس سفر کے مشاہدات و تاثرات قلم بند فرمائے تھے، وہ لکھتے ہیں:

"بخارا جو اسلامی تہذیب اور اشتراکیت کی مخالفت کا مرکز رہا ہے، وفد اس کو دیکھنے کا سب سے زیادہ مشتاق تھا مگر ساری کوششوں کے باوجود وفد کو بخارا جانے کی اجازت نہیں ملی، کیونکہ اس کی تباہی کا منظر بہت ہی دلدوز تھا، بخارا میں تین سو بچاس مدارس عربیہ اسلامیہ تھے چالیس ہزار طلبہ تعلیم پاتے تھے یہ سارے مدارس برباد اور علماء

اور طلبہ ذبح کر ڈالے گئے تھے"
(ماہنامہ الفرقان، دسمبر ۵۷ء)

اسی پر دوسری مقبوضہ مسلم ریاستوں کو بھی قیاس کر لیجئے، ممکن ہے اسے غیر کمیونسٹ ذریعہ خبر کہہ کر نظر انداز کرنے کی کوشش کی جائے، اس لئے گھر کے شاہد مسٹر چرنینکو (سوویت یونین کے سابق صدر) کی شہادت پر فیصلہ کیجئے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"سوویت یونین میں، آرتھوڈکس، کیتھولک عیسائیوں اور مسلمانوں، یہودیوں اور دوسرے عقیدے کے ماننے والوں کی طرف سے اٹھارہ (۱۸) اعلیٰ اور ثانوی مذہبی تعلیم کے ادارے قائم ہیں" (سوویت یونین میں کمیونسٹ ہونے کا کیا مطلب ہے۔ ص ۱۴۴، شائع کردہ سوویت سفارت خانہ)

سبحان اللہ! اٹھارہ مدارس اگر اس اٹھارہ کی 'بھاری تعداد' میں سے دوسرے مذہبی فرقوں کے مدارس الگ کر دیئے جائیں تو مسلمانوں کے حصہ میں کیا چار پانچ سے زیادہ آئیں گے؟ سوال پیدا ہوتا ہے کہ باقی ہزاروں مدارس کیا ہو گئے؟ کیا کروڑوں مسلم نفوس پر مشتمل ریاستوں میں اور امام بخاریؒ و امام مسلمؒ کی سرزمین میں بس یہی گنتی کے چند اسلامی مدارس تھے؟ فاعتبروا یا اولی الابصار ط

جیوفرے وھیلر ڈائرکٹر برائے وسط ایشیا (لندن) لکھتے ہیں:

"۱۹۱۷ء تک ترکستانی علاقوں میں تقریباً بیس ہزار مسجدیں آباد تھیں اب ان میں صرف دو تین سو مساجد کا واگزار ہونا معلوم ہے"
(سوویت یونین میں مسلمان، بحوالہ معارف، اگست ۱۹۶۹ء)

راغب احسن ایم۔اے، اپنی سیاحت روس کی روداد میں لکھتے ہیں:

"مسٹر بوزین وزیر امور مذہبی ماسکو نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ آج پورے

Scanned with OKEN Scanner

روس میں چند سو مسجدیں رہ گئی ہیں، ماسکو اور لینن گراڈ جہاں مسلمانوں کی آبادی علی الترتیب چالیس ہزار اور بیس ہزار تھی، ایک ایک مسجد تھی اور طرہ یہ کہ صرف نماز جمعہ کے لئے کھلتی تھیں"

(الفرقان دسمبر ۵۷ء)

کمیونسٹ انقلاب کے بعد سمرقند کی بڑی جامع مسجد کا منارہ منہدم کر کے اس کی جگہ لینن کا ایک پرشوکت مجسمہ نصب کردیا گیا تھا جس پر یہ فقرہ کندہ تھا "آج کے بعد مؤذن مسلمانوں کو اس منارہ سے عبادت کا بلاوا (اذان) نہیں دے سکتا"

(اسلام ان دی ورلڈ، ص ۳۴۰، ڈاکٹر زکی علی مصری)

"سوویت جائزہ"، جو سوویت یونین کا بھوپو ہے، ۱۹ مارچ ۱۹۸۰ء کے شمارہ میں بڑے طمطراق سے لکھتا ہے:

"پورے تاجکستان میں سترہ جامع مسجد ہیں"

تاجکستان ایک مسلم ریاست تھی اس وقت بھی آبادی غالباً چھہتر لاکھ ہے مسلمان نسل سے تعلق رکھنے والوں کی تعداد ساٹھ پینسٹھ لاکھ بھی مان لی جائے تب بھی فی لاکھ دس جامع مسجد کے حساب سے ۶۰۰ جامع مسجد چاہیئے، مگر ہیں صرف سترہ اور یہ تعداد بھی پرفریب مبالغہ اور مغالطہ سے خالی نہیں ہے۔

پھر بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ اور ہزاروں مسجدیں کیا ہوگئیں، یا اس ریاست میں پوری مسلم آبادی ملحد بنادی گئی ہے؟ ...... ورنہ پوری ایک مسلم ریاست میں صرف سترہ جامع مسجد؟ ایں چہ معنی دارد؟

روسی جریدہ "اوزیل ازبیکستان"، شمارہ ۱۶ اپریل ۶۳ء نے بڑے فخر کے ساتھ لکھا:

Scanned with OKEN Scanner

"۲۹ء تا ۳۶ء روس میں کمیونسٹوں نے قرآن کے جتنے نسخے ملے سب کو آگ لگادی۔۔۔۔ ۲۸ء تا ۳۵ء پندرہ ہزار سے زیادہ مسجدیں مسمار کردی گئیں اور چودہ ہزار اسلامی مکاتب اور کوئی پانچ سو دیگر مدارسِ اسلامیہ معطل کئے گئے۔"[1]

کمیونسٹ اپنے مذہب دشمن اور دہریتی نظریات کے باوجود اپنی پروپیگنڈہ مشنری کے ذریعہ یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ روس وغیرہ میں مذہب نہ صرف محفوظ ہے بلکہ اسے حکومت کی سرپرستی حاصل ہے، اور آزادی کے ساتھ پھول پھل رہا ہے اس سلسلہ میں ہر سال عازمین حج کے بارہ میں بڑی تفصیل سے خبریں شائع کی جاتی ہیں، لیکن ان خبروں میں کبھی یہ نہیں بتایا جاتا کہ عازمینِ حج کی تعداد کیا تھی، ان کے الوداع اور استقبال کی خبریں اس طرح دی جاتی ہیں جس سے عام قاری یہ تاثر قبول کرتا ہے کہ روسی مسلمان ہر سال بڑی تعداد میں حج کے لئے جاتے ہیں حالانکہ یہ واقعہ کے بالکل خلاف ہے گزشتہ حج ۶۹ء میں چین سے کوئی چالیس اور روس سے صرف تیس حاجی تھے اور اب تو روس کے سرکاری حاجیوں کی تعداد بھی صفر ہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر روس میں مسلمانوں کو پوری آزادی حاصل ہے تو کئی کروڑ مسلم آبادی میں سے پچیس تیس مسلمان ہی حج کے لئے کیوں جاتے ہیں؟ روسی مسلمانوں کے بارے میں تو کمیونسٹ ذرائع یہ بتاتے نہیں تھکتے کہ وہ بہت خوشحال ہیں، ایسی صورت میں روسی حاجیوں کی اتنی مختصر تعداد کی اس کے سوا کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ انھیں مذہبی فرائض ادا کرنے کی آزادی حاصل نہیں ہے، یا پھر یہی کہیے کہ وہ اتنے پسماندہ ہیں کہ سفرِ حج کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے اس لئے حج کو نہیں جاتے۔

---

[1] التضامن الاسلامی مکہ مکرمہ شمارہ مارچ ۱۹۷۲ء

بہر حال محدود تعداد میں حج کی اجازت ہو یا چند مساجد اور مدارس کا وجود اور بعض مذہبی کانفرنسوں کا انعقاد یہ سب اس لئے ہے کہ مسلم دنیا میں کمیونزم کی مذہبی آزادی کا پروپیگنڈہ کیا جا سکے اور مسلمانوں کو دھوکہ دے کر کمیونزم کے جال میں پھنسایا جا سکے۔

بہر کیف روس ہو یا چین ہر کمیونسٹ ملک میں مذہب خصوصاً اسلام اور اس کے ماننے والوں اور اسلامی اداروں مساجد اور مدارس کو مٹانے کی پوری کوشش کی گئی ہے، اس کے باوجود ان ملکوں میں مسلمان اور اسلامی آثار اگر باقی ہیں تو یہ درحقیقت اسلام کی قوت تاثیر اور مسلمانوں کی مضبوطی، استقامت اور سخت جانی کا نتیجہ ہے، چنانچہ سوویت نظریاتی جریدہ "مسائل فلسفہ،، (دسمبر ۶۶ء) کے ایک مضمون میں لکھتا ہے:

"یہ بات غور طلب ہے کہ سوویت روس کے محقق اسلام پر اس سے زیادہ توجہ نہیں دیتے جو دوسرے مذہبی فرقوں پر دی جاتی ہے، حالانکہ اسلام کے ماننے والے ملحدانہ کام میں کافی پیچیدگیاں پیدا کرتے ہیں" (تجلی دیوبند، اپریل ۶۷ء)

اس موقع پر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ کمیونسٹ ممالک اور کمیونسٹ بلاک سے تعلق رکھنے والے ممالک کا رویہ یکساں نہیں ہو سکتا، دونوں کے درمیان فرق ملحوظ رکھنا ضروری ہے، شام، عراق، الجزائر، لیبیا وغیرہ کی حکومتیں کمیونسٹ بلاک سے تعلق رکھتی ہیں اور کمیونسٹ نواز ہیں لیکن پورے طور پر کمیونسٹ نہیں"۔

الحاصل کیا مذکورہ حقائق وشواہد اس بات کی کافی شہادت نہیں ہیں کہ کمیونزم کے متعلق علماء اسلام کا موقف ہی صحیح ہے؟ یعنی کمیونزم محض ایک اقتصادی نظام نہیں ہے بلکہ بلاشک وشبہ وہ مذہب اور اسلام کا دشمن ہے، دین و مذہب کو نیست و نابود کر دینا اور تمام لوگوں کو دہریہ بنا دینا اس کے نظریاتی کام کا ایک اہم عنصر رہا ہے اور

Scanned with OKEN Scanner

اب بھی ہے۔۔۔۔۔۔ کمیونزم کا اصلی روپ یہی ہے، خواہ ابتدائی اور عبوری دور میں وہ کسی روپ میں آئے۔ یہودی تحریک "صیہونیت" کی تصویر کا ایک رخ سرمایہ داری ہے تو دوسرا رخ "اشتراکیت"، کمیونزم کا فکری باوا آدم کارل مارکس یہودی تھا، اس کا عملی خالق لینن بھی یہودی تھا، اس کا رفیق ٹراٹسکی باپ کی طرف سے اور اسٹالن ماں کی طرف سے یہودی تھے، لینن کے کامریڈوں میں ۱۶۵ میں سے ۱۲۸ کامریڈ یہودی تھے انقلاب روس کے بعد نظام نو کی ۵۵۶ کلیدی جگہوں میں سے ۴۵۰ یہودیوں کے ہاتھ میں تھیں"!

(اسرائیل کی تعمیر میں اشتراکی ممالک کا کردار۔ تجلی دیوبند جولائی ۱۹۶۷ء)

بہرکیف سرمایہ داری اور کمیونزم دونوں انسانیت کے لئے کینسر ہیں اور اس کا تیر بہدف علاج، فقط اسلام، مسلمان ہر طرف سے رخ موڑ کر اسلام میں پورے پورے داخل ہو جائیں۔ اسی کے لئے جدوجہد کریں، زندگی کے انفرادی اور اجتماعی تمام شعبوں میں اسلام کا صحیح عملی نمونہ پیش کریں تو یہ ناسور ختم ہو سکتا ہے۔

ربنا ھیئ لنا من امرنا رشدا امین

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

کی جانب سے شائع ہو کر مفت تقسیم ہونے والی کتابوں کی ایک جھلک

۱۔ کلمہ طیبہ
۲۔ اتباع رسولؐ
۳۔ ہندوستان میں اشاعتِ اسلام
۴۔ شیخ ابن باز کا پیغام مسلمانانِ عالم کے نام
۵۔ حقیقتِ شرک
۶۔ وجود باری تعالیٰ کا علمی ثبوت
۷۔ عقیدۂ توحید
۸۔ اسلامی پردہ
۹۔ اسلامی عقیدہ
۱۰۔ حدیثِ قبور
۱۱۔ تبلیغی نصاب اور قرآنی تعلیمات
۱۲۔ فریضہ زکوٰۃ اور اسلام
۱۳۔ ہمارا امام
۱۴۔ اصلی اہلِ سنّت کون؟
۱۵۔ اصلاح عقیدہ
۱۶۔ ثعبان محمدی
۱۷۔ تحفہ محمدی
۱۸۔ براَتِ محمدی
۱۹۔ تعویذِ محمدی
۲۰۔ رسوم اسلامیہ
۲۱۔ وہم و رسم اور شریعت
۲۲۔ تصوف کے چہرے مختلف ادوار میں
۲۳۔ بدعت اور سنت میں فرق
۲۴۔ مروجہ بدعات و رسوم کی حقیقت
۲۵۔ غور طلب سوالات
۲۶۔ اختلافِ سنّت کے اسباب اور ان کا صحیح حل
۲۷۔ فضائل عشرۂ ذی الحجہ اور مسائل قربانی
۲۸۔ اسلام کی بنیاد
۲۹۔ رمضان المبارک کے فضائل و احکام
۳۰۔ اطاعتِ رسولؐ کی شرعی حیثیت
۳۱۔ محفلِ میلاد
۳۲۔ مسلمان اور قبر پرستی
۳۳۔ مساجد میں شور و غل
۲۴۔ شرعی طلاق
۳۵۔ استنجا اور وضو کے احکام و مسائل
۳۶۔ فوز المرام فی قراۃ فاتحہ خلف الامام
۳۷۔ فلسفہ قربانی با اصول قرآنی
۳۸۔ میں اہلِ حدیث کیوں ہوا۔
۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا وجودِ ذی جود
۴۰۔ خمینی اور تشیع
۴۱۔ احسن الجزار فی تحقیق مسائل العزار
۴۲۔ حکم النبی بکفر من لا یصلی المعروف بے نماز کا رسالہ
۴۳۔ ازالۃ الاشتباہ عن انوار الانتباہ
۴۴۔ قرآن خوانی اور ایصال ثواب
۴۵۔ ماہ ربیع الاوّل اور حبِ رسولؐ کے مظاہر
۴۶۔ اہلِ تصوف کی کارستانیاں

ملنے کا پتہ: مکتبہ مسلم، بربر شاہ سری نگر ۱۹۰۰۰۱ (کشمیر)

Scanned with OKEN Scanner

ہم وہی اسلام چاہتے ہیں جس کا عملی نمونہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے۔

—— جمعیۃ اہل حدیث جموں وکشمیر

ایک مرتبہ کسی شخص نے امام ابوحنیفہ رح سے معلوم کیا کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کرتے ہیں؟

امام ابوحنیفہ رح نے جواب دیا:

"ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان ہی کے ذریعہ تو ہمیں عزت بخشی ہے اور ان ہی کے باعث عذاب جہنم سے بچایا ہے۔"

(الانتقاء لابن عبد البر ص ۱۴۰، ۱۴۱)